Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

AL FAZL
RABWAH

قیمت ۴۰ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۴ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۶ نبوت ۱۳۵۷ ہش ۔ ۱۶ نومبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۶۱

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اللہ تعالیٰ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اسلام کو دُنیا کے دیگر تمام دینوں پر غالب کر دے گا

مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں (حضرت مسیح موعودؑ)

ارشادِ باری تعالیٰ

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ (الصف:۱۰)

ترجمہ:- وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَیُعَطِّلُ الْمِلَلَ حَتّٰی یُھْلِکَ اللّٰہُ فِیْ زَمَانِہِ الْمِلَلَ کُلَّھَا غَیْرَ الْاِسْلَامِ (مسند احمد بن حنبل)

ترجمہ:- (مسیح موعود) کے زمانہ میں اسلام کے سوا اللہ تعالیٰ باقی تمام ادیان کو روحانی لحاظ سے بھی اور شوکت کے لحاظ سے بھی مٹا دے گا (یعنی اسلام کو ہر لحاظ سے غالب کر دے گا)۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"میرے آنے کی دو غرضیں ہیں ایک یہ کہ ... مَیں ادیانِ باطلہ کے حملوں سے اسلام کو بچاؤں اور اسلام کے پُرزور دلائل اور صداقتوں کے ثبوت پیش کروں اور وہ ثبوت علاوہ علمی دلائل کے انوار اور برکاتِ سماوی ہیں جو ہمیشہ سے اسلام کی تائید میں ظاہر ہوتے رہے ... پس اِس غرض کے لئے مجھے خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اور مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ ہاں یہ سچّی بات ہے کہ اس غلبہ کے لئے کسی تلوار اور بندوق کی حاجت نہیں اور نہ خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیاروں کے ساتھ بھیجا ہے جو شخص اِس وقت یہ خیال کرے وہ اسلام کا نادان دوست ہوگا۔ مذہب کی غرض دلوں کو فتح کرنا ہوتی ہے اور یہ غرض تلوار سے حاصل نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تلوار اُٹھائی ... وہ محض حفاظتِ خود اختیاری اور دفاع کے طور پر تھی اور وہ بھی اُس وقت جبکہ مخالفین اور منکرین کے مظالم حد سے گذر گئے اور بیکس مسلمانوں کے خون سے زمین سُرخ ہوگئی۔ غرض میرے آنے کی ایک غرض یہ ہے کہ اسلام کا غلبہ دوسرے ادیان پر ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۶۰، ۲۶۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر لحظہ حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

برادرم چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب ونیس ساکن چک ۳۷ ر ب پنڈت والا ضلع شیخوپورہ تقریباً ڈیڑھ ہفتہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں غشی کی حالت طاری ہے۔ جنرل ہسپتال لاہور میں عنقریب سر کا اپریشن ہونے والا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

(خاکسار چوہدری محمد ابراہیم دیالگڑھی ربوہ)

بتاریخ ۲۹ اخاء (اکتوبر) بروز اتوار اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم مغفور احمد صاحب منیب شاہد مربی سلسلہ کو بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ مکرم چوہدری علی احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ کوٹ احمدیہ ضلع بدین کی پوتی اور مکرم چوہدری منیر احمد صاحب کوٹ احمدیہ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادمۂ دین اور والدین کیلئے قُرۃ العین بنائے۔

(وسیم احمد چیمہ شاہد مربی سلسلہ بہاولپور)

تحریکِ جدید کے مالی جہاد کے لئے ہر فردِ جماعت مکلّف ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ برائے جماعت ہائے پاکستان بقدر پندرہ لاکھ روپیہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنے آپ کو اِس امر کے لئے مکلّف سمجھے جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرما چکے ہیں:-

"ہر شخص اپنے باپ بیٹے بھائی اور دوست کو۔ ہر بیوی اپنے خاوند کو اور ہر خاوند اپنی بیوی کو توجہ دلائے کہ جس نے پہلے حصّہ نہیں لیا تھا وہ اب حصّہ لے اور جس نے حصّہ لیا تھا وہ زیادہ حصّہ لے تا اُن کا انجام اُن کی ابتداء سے اچھا ہو۔"

اللہ تعالیٰ سب کو اس کے مطابق عمل پیرا ہونے کی توفیقِ سعید بخشے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے اپنا آلۂ کار بنایا ہے

جماعتِ احمدیہ کی نوّے سالہ تاریخ اس امر کی گواہ ہے کہ ہم نے ہمیشہ اسلامی اخلاق و کردار کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے

اس نمونہ کو قائم رکھو اور غلبۂ اسلام کے لئے اپنی جدّوجہد کو ہمیشہ جاری رکھو

مہذب کہلانے والی اقوام میں جو بنیادی کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں انہیں صرف اسلام ہی دور کر سکتا ہے

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

(مرتبہ: مکرم محمد انور صاحب قریشی شاہد رکن صیغہ زود نویسی ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۰؍اخاء ۱۳۵۷ہش بمطابق ۲۰؍اکتوبر ۱۹۷۸ء ۴ بجے شام خدام سے جو خطاب فرمایا اس کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

سب سے پہلے تو میں

حکومت کا شکریہ

ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہمیں پھر سے کھلی فضا میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع منعقد کرنے کی اجازت دی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔

میں ایک لمبا عرصہ ملک سے باہر رہا ہوں اور باہر جا کر وہیں کے اخبار دیکھنے ہوتے ہیں جو کہ ہر ملک کے متعلق اپنی مخصوص قسم کی باتیں لکھتے ہیں۔ یہاں آکر مجھے اس بات سے خوشی ہوئی کہ حکومتِ وقت کے نزدیک

حالات اتنے سدھر گئے ہیں

کہ پہلے تبلیغی جماعت کا جلسہ ہوا اور وہ پُرامن طور پر ہو گیا پھر ملتان میں سُنّیوں کی طرف سے بہت بڑا اجتماع ہوا۔ میں نے پڑھا تو نہیں کہ اس میں کتنے آدمی تھے لیکن جو تصویر میں نے اخبار میں دیکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کئی لاکھ کا اجتماع تھا اور وہ بڑے امن سے گزر گیا۔ حکومت نے اُس کی اجازت دی اور اب یہ ہمارا مختصر سا اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ یہ واقعات یہ جلسے بتا رہے ہیں کہ ہمارے ملک میں جو ایک غلط قسم کی فضا پیدا ہو گئی تھی وہ سدھرنے لگی ہے اور حالات پہلے سے بہت بہتر ہو چکے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہم یہ کہتے ہیں

اور بشارتوں کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اس غرض کے لئے آلۂ کار بنایا ہے کہ اسلام دنیا میں غالب ہو۔ ساری دنیا میں، تمام ممالک میں، اس کرۂ ارض کے کونے کونے میں، براعظموں میں بھی اور جزائر میں بھی۔ اس دنیا پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں جس کے متعلق ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں

اسلام اس زمانہ میں غالب آئے گا

تو ہمیں بعض قومیں دنیوی لحاظ سے بہت ترقی یافتہ نظر آتی ہیں اور وہ اتنی مہذب ہیں کہ بہت سے دوسرے ممالک جن کا ان قوموں کے ساتھ عقیدۃً اور عادۃً روایۃً اور ثقافۃً کوئی تعلق نہیں ہے وہ بھی ان کی نقل کرنے لگ جاتے ہیں اور اس نقل پر فخر کرتے ہیں۔ باوجود یہ سمجھے جانے کے کہ وہ بہت ہی مہذب اقوام ہیں اور انہوں نے بعض میدانوں میں بے شک ترقی بھی کی ہے لیکن ان کی حالت کوئی ایسی اچھی نہیں ہے۔ جب ہم انہیں غور سے دیکھتے ہیں اور ان کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی تہذیب میں ہمیں

بہت سی بنیادی کمزوریاں

نظر آتی ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے جس کا میں نے بعض پریس کانفرنسز میں ذکر بھی کیا کہ جب ظلم کی انتہاء ہو تو اگر اس کے مقابلے میں ایک اور ظلم ہو اور پھر اس کے بعد ایک اور ظلم ہو اور اس کے ردِّ عمل میں ایک اور ظلم ہو تو یہ ظلم کا ایک بڑا ہی وسیع دائرہ بن جائے گا Vicious Circle (وِشس سرکل) کہ ظلم کا ردِّ عمل ظلم، ظلم کا ردِّ عمل ظلم، ظلم کا ردِّ عمل ظلم۔ اس دائرے کو دو ہی چیزیں کاٹ کر ظلم کی جگہ انصاف کا ماحول پیدا کر سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ اگر یہ ظلم جنگوں کی شکل میں ظاہر ہو تو جیتنے والی اقوام شکست خوردہ اقوام کو معاف کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔ اگر وہ معاف کر دیں گی تو ظلم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یا اگر یہ نہیں تو مظلومیت یعنی ظلم سہہ لینا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کا جواب نہ دینا بھی ظلم کا دروازہ بند کر دیتا ہے کیونکہ یہ Vicious Circle (وشس سرکل) اچا لو ہی تب رہتا ہے جب اس کا ردعمل بھی ظلم ہو۔

ایک پریس کانفرنس میں

پہلے تو میں نے صحافیوں سے کہا کہ اسلام کے متعلق مجھ سے جو مرضی پوچھو میں جواب دوں گا لیکن وہ خاموش رہے تو میں نے کہا کہ اچھا آپ چاہتے ہیں کہ میں پہلے بات کروں، چنانچہ میں نے یہ بات کی کہ آپ کی تہذیب دنیا میں بڑی اچھی سمجھی جاتی ہے مگر اس میں بنیادی نقائص بھی ہیں۔ یہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی بات ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ لوگوں نے دو عالمگیر جنگیں لڑیں۔ عیسائیوں نے عیسائیوں سے لڑائی کی اور ایک جنگ میں ایک طرف عیسائیوں کے ساتھ کمیونزم یا دہریت بھی شامل ہو گئی۔ ان جنگوں کے جو واقعات محفوظ کئے گئے ان میں مجھے کہیں یہ نظر نہیں آیا کہ اتحادیوں نے جرمنوں اور ان کے ساتھیوں کے زیادہ آدمی قتل کئے یا جرمن قوم اور اس کے ساتھیوں نے اتحادیوں کے زیادہ آدمی قتل کئے۔ یہ کہیں نہیں ملتا کہ جانی نقصان کے لحاظ سے کس نے دوسرے کی نسبت زیادہ ظلم کیا لیکن جب دو قومیں آپس میں جنگ کرتی ہیں تو بہرحال

ایک وقت ایسا آتا ہے

کہ جب ایک قوم جیت جاتی ہے اور دوسری شکست کھاتی ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ دونوں دفعہ ایسا ہوا کہ اتحادی جیتے اور جرمن قوم نے شکست کھائی۔ تم لوگوں نے اپنے آدمی بھی مروائے اور شاید ان سے زیادہ مروائے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جان لینے کے لحاظ سے تم سے زیادہ ظالم تھے مگر وہ جیت گئے اور انہوں نے تمہیں معاف نہیں کیا۔ ان پر اتنا تاوانِ جنگ ڈالا گیا جو قوموں کی کمر توڑ دینے والا ہے مگر وہ قوم بڑی سخت ہے اس کو بھی سہہ گئی۔ پھر ان کے ساتھ حقارت کا سلوک کیا، وہاں پر چھاؤنیاں ڈال لیں، اور بہت برا سلوک ان سے کیا۔ پہلی جنگِ عظیم کے بعد اسی قسم کا سلوک تھا جس کے نتیجے میں انسان کو دوسری جنگِ عظیم لڑنی پڑی اور دوسری جنگِ عظیم کے بعد اسی قسم کا ظلم تھا جس کے نتیجے میں اب وہ ڈر رہے ہیں کہ تیسری جنگِ عظیم جو بڑی ہولناک ہوگی اس کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ میں نے انہیں کہا کہ یہ تو تمہارے حالات ہیں لیکن

انسانی تاریخ میں ایک اور واقعہ

بھی گزرا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص پر رؤسائے مکہ نے ۱۳ سال تک مکی زندگی میں انتہائی مظالم ڈھائے اور جب وہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے تو پھر آپ کا پیچھا کیا اور تلوار کے زور سے دل کے خیالات کو بدلنے کے لئے انہوں نے گردنیں اڑائیں اور کم و بیش سات سال تک یہ مظلومیت کی حالت مدنی زندگی میں بھی رہی۔ بیس سال تک آپ پر مظالم ڈھائے گئے۔ دونوں جنگوں میں جو کہ عظیم جنگیں کہلاتی ہیں اتنی لمبی تکلیف کسی قوم نے نہیں اٹھائی لیکن بیس سالہ مظالم سہنے کے بعد جب خدا تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے حالات بدل دیئے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ مکہ کی فصیلوں پر کھڑے تھے اور اس وقت حالات اتنے بدل چکے تھے کہ

رؤسائے مکہ

میں اتنی سکت بھی نہیں تھی کہ تلوار میان سے نکالتے اور تلوار کا مقابلہ تلوار سے کرتے۔ جو لوگ بیس سال تک لڑتے آئے تھے وہ اس دن بھی خواہ ہارنے والی جنگ لڑتے لیکن لڑتے۔ مگر ان میں اتنی سکت بھی نہیں تھی۔ اور آپ میں دنیوی نقطۂ نگاہ سے اتنی طاقت تھی کہ جو چاہتے ان سے سلوک کرتے۔ اور رؤسائے مکہ جب اپنے نفس پر غور کرتے تھے تو یہی خوف رکھتے تھے کہ ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے گا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جو سلوک کیا وہ یہ تھا کہ

"جاؤ میں تم سب کو معاف کرتا ہوں"

اس کے بعد عرب میں جنگ ختم ہو گئی۔ پھر کسریٰ نے ایک نئی جنگ کی طرح ڈالی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اور ان کو بھی مسلمانوں نے معاف کر دیا۔ پھر قیصر سامنے آیا۔ جس طرح اب دو عالمگیر جنگیں ہوئی ہیں اسی طرح اس وقت دنیا کی دو بڑی طاقتیں اسلام کے مقابلہ پر آئیں لیکن ان کے ساتھ اسلام کے ماننے والوں نے جو حسن سلوک کیا وہ اپنی تاثیر کے لحاظ سے اتنا زبردست تھا کہ انہوں نے ان کے دل خدا اور خدا کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت لئے۔

دوسری بات میں نے انہیں یہ کہی کہ ہیں تو آپ تہذیب یافتہ لیکن آپ کی تہذیب اس بات کو برداشت نہیں کرتی کہ پورا سچ دلیری کے ساتھ بولیں

سچ کے اندر تھوڑا سا جھوٹ

ملاتے ہیں تب بات کرتے ہیں۔ میں نے ان کو کہا کہ یہ تو Civilization of Compromise ہے۔ تم Compromise (کمپرومائز) کرتے ہو اور یہ صرف بولنے کے لحاظ سے نہیں ہے بلکہ ہر شعبۂ زندگی میں ان کا یہی حال ہے۔ میں نے ان کو ایک مثال دی۔ میں نے کہا کہ ایک فلم بنانے والی پارٹی امریکہ سے پاکستان آئی اور وہ لداخ کی طرف جا رہی تھی۔ لداخ اب دو حصوں میں بٹ چکا ہے۔ ایک حصہ پاکستان میں ہے اور دوسرا ہندوستان میں ہے۔ چنانچہ وہ یہاں بھی آئے اور پھر دوسرے حصے میں بھی گئے۔ اس فلم کا نام انہوں نے رکھا تھا

In quest of Christ

یعنی مسیح کی تلاش میں۔ چونکہ بعض تاریخوں میں آیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام واقعۂ صلیب کے برسوں بعد ان علاقوں میں پھرتے رہے اور یہاں انہوں نے یہودیوں کے اندر تبلیغ کی اس لئے ان کے نشان تلاش کرنے کے لئے ایک ٹیم یہاں بھیجی گئی۔ اُن کی لیڈر ایک عورت تھی جس نے پی ایچ ڈی کی ہوئی تھی۔ وہ سارے اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے میں نے انہیں کہا کہ مجھے ایک بات بتاؤ۔ تم لوگ In quest of Christ یعنی

مسیح کی تلاش

میں لداخ جا رہے ہو اگر تمہیں وہاں ایسے ثبوت مل جائیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام واقعۂ صلیب کے ۳۰۔ ۴۰ یا ۶۰۔ ۷۰ سال کے بعد ان لوگوں میں زندگی گزارتے رہے تو کیا تم یہ ثبوت اپنی فلم میں سینما ہال میں جا کر دکھا دو گے؟ تو وہ عورت کہنے لگی کہ نو نو۔ ہم نے اپنا سارا سرمایہ ضائع کرنا ہے؟ میں نے کہا کہ یہ تو تمہاری حالت ہے تم سچ بول ہی نہیں سکتے۔ سچ کے ساتھ کچھ جھوٹ بھی ملاتے ہو تب بات کرتے ہو۔ قرآن کریم نے ہمیں جو تعلیم دی ہے وہ صرف یہ نہیں کہ سچ بولنا ہے بلکہ اس کے ساتھ کہا کہ قولِ سدید کہنا ہے یعنی سچ بھی بڑا اعلیٰ قسم کا جس کے اندر کوئی ہیر پھیر اور چالاکی نہ ہو۔ بعض سچ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جنہیں بولنے والا چالاکی بھی کر جاتا ہے لیکن

اسلام یہ نہیں کہتا

بلکہ وہ قولِ سدید کی تعلیم دیتا ہے۔ اور ہم نے سوچا، آپ بھی سوچیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے بغیر دُنیا میں امن قائم ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر ہر شخص دوسرے پر اعتبار ہی نہ کرے تو امن کی فضا کیسے پیدا ہو گی۔ پھر تو بدظنی کی فضا ہو گی کہ میرے ساتھ بات کرتے ہوئے کوئی چالاکی کر گیا ہو گا۔ لیکن اگر طرۂ امتیاز یہ ہو کہ یہ قولِ سدید کہنے والی قوم ہے تو پھر ہر شخص کو پتہ ہو گا کہ جو کہتے ہیں وہی کرتے ہیں۔ امن اور آشتی کی فضا ہوائی باتیں کرنے سے نہیں پیدا ہوتی۔ اسلام کا نام اللہ تعالیٰ نے اسلام رکھا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لے کر آئے اللہ تعالیٰ نے اس مذہب کا نام اسلام رکھا اور اس کے ماننے والوں کا نام مسلم رکھا۔ اور یہ کوئی منطق یا فلسفہ یا فسانہ یا لطیفہ تو نہیں ہے بلکہ اسلامی تعلیم نے عملاً ایسی فضا پیدا کی کہ

یہ امن کا مذہب بن گیا

یہ آشتی کا مذہب بن گیا، یہ صلح کا مذہب بن گیا، یہ اطمینانِ قلب کا مذہب بن گیا اور اپنی تعلیم کے لحاظ سے اس نے اس قسم کی فضا پیدا کی کہ کسی کو کسی سے کوئی خطرہ باقی نہیں رہنے دیا اور میں نے انہیں یہی کہا کہ اگر امن چاہتے ہو تو سچ بولو اور خالی سچ نہیں بلکہ قولِ سدید سے کام لو۔ سیدھا سچ ہو جس کے اندر کوئی ہیر پھیر نہ ہو۔

یہ جو میں نے کہا کہ وہ لوگ Compromise (کمپرومائز) کرتے ہیں یعنی سچ کے ساتھ جھوٹ کی اور قدرتی کھانوں کے ساتھ بناوٹی کھانوں کی ملاوٹ کرتے ہیں۔ اب وہاں شور پڑ گیا ہے۔ ایک دن میرے سامنے T.V (ٹی وی) پہ آ گیا کہ اس کھانے کی وجہ سے اتنی بیماریاں اور فوڈ پوائزننگ کے اتنے کیس ہونے لگ گئے ہیں۔ فوڈ پوائزننگ ایک بڑی سخت قسم کی بیماری ہے جسمیں زہریلے کھانے کے ساتھ جسم کے اندر زہر پیدا ہو جاتا ہے اور یہ سب موجودہ تہذیب کی ایجادات کے نتیجہ میں ہے۔ دوائیں لے لیں، ان میں سچ کے ساتھ جھوٹ!

سچ تو قانونِ قدرت ہے

جب اس سے اِدھر اُدھر ہو جاؤ گے تو ضرور پھنس جاؤ گے۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے افیم پیدا کی ہے اور اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ یہ ایک مرکّب دوائی ہے خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے جو چیزیں پیدا ہوتی ہیں وہ مفردات نہیں ہوتیں بلکہ مرکب ہوتی ہیں اور افیم ایک بڑا زبردست مرکّب ہے۔ کئی سال ہوئے میں نے اس کے بارہ میں کسی رسالے میں جو آخری مضمون پڑھا تھا اس کے مطابق ان کی سائنس اُسوقت تک افیم کے ۳۴ اجزاء علیحدہ کر چکی تھی اور ابھی اَور نکل رہے تھے۔ پتہ نہیں اب ان کو ملا کر ۵۰۔ ۶۰ یا ۷۰۔ ۸۰ ہو چکے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ نے تو ایک کُن کہہ کر ان کو ملا دیا اور میں نے بہت غور کیا اس ترکیب کے اندر اللہ نے بڑا توازن پیدا کیا ہے۔

دیر کی بات ہے میری لڑکی بیمار ہو گئی اور ہسپتال میں داخل ہوئی۔ اس کو بڑی شدید تکلیف تھی اور اس بیماری کی وجہ سے ہاؤس سرجن نے اس کو افیم کے ایک ست کا ٹیکہ لگا دیا۔ وہ سرجن کا کیس تھا اس نے آپریشن کیا تھا تو وہ بڑا سخت ناراض ہوا اور اُسے کہنے لگا کہ تم نے مجھ سے پوچھے بغیر اس کو کیوں ٹیکہ لگا دیا۔ یہ تو ایسا ٹیکہ ہے کہ بعض لوگوں کو صرف ایک ٹیکے سے اس کی عادت پڑ جاتی ہے اور یہ چیز عذابِ جان بن جاتی ہے اس لئے مجھ سے پوچھ کر لگانا چاہیئے تھا۔ اب وہی چیز جس کے ایک ست کا ایک ٹیکہ عادت ڈال دیتا ہے وہ سارے مختلف اجزاء کا مجموعہ افیم ہے اور اربوں بیماروں کو طبیب نے نسخے میں ڈال کر افیم دی اور

دُنیا کی تاریخ میں

ایک مثال بھی نہیں ہے کہ کسی کو اس کی عادت پڑ گئی ہو۔ اس لئے کہ جس شکل میں خدا تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ نے اس کو بنایا تھا وہ اس شکل میں اس کو دی گئی۔ پھر ان کے سچ اور جھوٹ کا یہ حال ہے کہ انہوں نے تجزیہ کر کے اور اجزاء علیحدہ علیحدہ کر کے ان کا استعمال شروع کر دیا اور مرکّب تو ان سے صحیح بن ہی نہیں سکتا تھا جو خدا تعالیٰ نے بنایا تھا بنا دیا۔ اور یہ صرف میری منطقی یا فلسفیانہ تنقید نہیں ہے بلکہ میں نے لندن میں احمدی ڈاکٹروں کے ساتھ بات کی تو ایک ڈاکٹر میرے پاس ایک رسالہ لے آیا۔ کہنے لگا کہ یہ ہر سال میڈیکل ایسوسی ایشن کی طرف سے چھپتا ہے اور ہر سال اِس میں ۱۵۔ ۲۰ نئی دواؤں کا ذکر ہوتا ہے جو کہ انسان نے تجزیہ کر کے بنائی ہیں اور ۱۵۔ ۲۰ ایسی دوائیں ہوتی ہیں جن کی پہلے بڑی تعریف ہوتی رہی ہے اور اب ان کے متعلق یہ نوٹ ہوتا ہے کہ یہ بڑی خراب ہیں، یہ زہر ہیں ان کو ہاتھ نہ لگانا۔ ہر سال یہ ہو رہا ہے۔ اچھی تم نے ترقی کی ہے کہ ایک سال زہر کھلاتے رہے اور اگلے سال معافی مانگ لی۔

خدا تعالیٰ نے تو اعلان کیا تھا

اور ہمیں بھی نصیحت کی تھی کہ وَضَعَ الْمِیْزَانَ[1] خدا تعالیٰ نے ہر چیز میں توازن کا اصول قائم کیا ہے اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ[2] اس اصول کو نہ توڑنا۔ انہوں نے وہ اصول توڑا اور اب اُس کی سزا بھگت رہے ہیں۔ نئی سے نئی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں اور ان کو پتہ ہی نہیں لگ رہا۔ اب انہوں نے ایک اَور طریق بنا لیا ہے جس بیماری کا پتہ نہ لگے کہتے ہیں کہ تمہیں الرجی ہے۔ الرجی کے معنے ہوتے ہیں کہ ہمیں نہیں پتہ لگ رہا کہ تمہیں کیا بیماری ہے حالانکہ خدا تعالیٰ نے انہیں رستے بتائے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی تفسیر میں کہا تھا کہ

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

پھر سچ اور جھوٹ والی بات یہاں بھی آ جاتی ہے۔ ایک چیز اچھی ہوتی ہے لیکن چونکہ اس میں نفع نہیں ہوتا کہتے ہیں کہ یہ اچھی نہیں۔ ایک بہترین جرم کُش دوائی شہد کی مکھی بناتی ہے۔ اس میں انسان کا ہاتھ نہیں ہے اسلئے کسی کمپنی کو اس کا فائدہ نہیں۔ مکھی بیچاری تو پیسے نہیں لیتی وہ مُفت بنا دیتی ہے قرآن کریم میں اعلان کیا گیا تھا کہ سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ (الجاثیہ آیت: ۱۴) شہد کی مکھی کو بھی ہمارا خادم بنایا گیا ہے اور بحیثیتِ خادم وہ ہمارے لئے دنیا کی جتنی جرم کُش دوائیں انسان بنا چکا (اور جو زہر ہیں اور ان کے غلط استعمال سے لاکھوں آدمی مر چکے ہیں) ان سے ہزار درجے اچھی دوائی بناتی ہے۔ لیکن چونکہ وہ مکھی نے بنا دی اور اس میں وہ نفع نہیں جو اُن کی اپنی بنائی ہوئی گندی ادویہ میں ہوتے

۱؎ و ۲؎ سورۃ الرحمٰن آیت: ۸-۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس واسطے کہتے ہیں کہ اس کو ہم دوائی ہی تسلیم نہیں کرتے۔ ان میں سے بعض آدمی نکل آتے ہیں جو اس پر تجربے بھی کر رہے ہیں اور یورپ میں ہزاروں آدمیوں پر چھپ چھپ کر تجربہ کیا ہے۔ ایک شخص پر کسی نے مقدمہ کر دیا تھا کہ یہ دوائی نہیں ہے یہ کیپسول بنا کر تقسیم کرتا ہے۔ میں نے یہاں استعمال کی چونکہ وہ وائرس بھی مارتی ہے اس لئے فلو کے لئے بہت اچھی ہے اور جرم کش اتنی ہے کہ ہمارے ایک دوست کو ذیابیطس کی بیماری میں کاربنکل ہو گیا تھا جو کہ مہلک ہوتا ہے۔ وہ کیل والا پھوڑا ہوتا ہے اور اندر ہی اندر پھیلتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر کئی مہینے تک علاج کرتے رہے اور آرام نہیں آ رہا تھا مجھے پتہ لگا تو میں نے وہی دوائی جو شہد کی مکھی نے بنائی ہے اس کی دو ٹیوبیں ان کو دیں اور ابھی وہ دو ٹیوبیں ختم نہیں ہوئی تھیں کہ

کاربنکل بالکل صاف ہو گیا

لیکن وہ مارکیٹ میں نہیں آئی۔ پہلے تو بہت چھپ چھپ کر دیتے تھے اب کچھ تھوڑا سا ظاہر ہونے لگ گئے ہیں۔

غرض سچ میں جھوٹ، کھانے میں ملاوٹ یعنی کچھ اچھی چیزیں کچھ بُری، اور دوائیوں میں ملاوٹ کچھ اچھی دوائیں کچھ بُری دوائیں۔ مجھے ۶۵ء میں ڈاکٹر نے ایک دوائی دے دی تھی کہ یہ ذیابیطس کے لئے بہت اعلیٰ دوائی ہے آپ ضرور کھائیں اور ابھی ایک سال بھی نہیں گزرا تھا کہ ۶۶ء میں وہاں سے خط آنے شروع ہو گئے کہ خدا کے لئے آپ اسے چھوڑ دیں اب سارے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ یہ بعض دفعہ جان لیوا ہوتی ہے" انسان کو مار بھی دیتی ہے۔ ایک سال بھی نہیں گزرا تھا کہ وہی مفید دوائی مہلک بن گئی۔ غرض یہ لوگ اس قسم کی زندگی گزار رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم بہت تہذیب یافتہ ہیں۔ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ

انسانیت کا احترام

قائم ہونا چاہیئے اور دوسری طرف وہ مغربی ممالک جو بڑے اور طاقتور ہیں وہ ان مغربی ممالک کے جو چھوٹے ہیں اور تعداد کے لحاظ سے کم ہیں اور ان کے ملک کی زمین کم ہے بعض حصوں پر چُپ کر کے قبضہ کر لیتے ہیں۔ ابھی میرے آنے سے ایک مہینہ پہلے یہ واقعہ ہُوا کہ ایک بہت بڑے ملک نے ایک چھوٹے سے ملک کے ایک جزیرے پر بغیر ایک گولی چلائے آ کر قبضہ کر لیا۔ یہ تو احترام کرتے ہو تم ان کی ملکیت کا اور ان کی عزت کا کہ پوچھا بھی نہیں اور آ کر قبضہ کر لیا اور پھر بھی مہذب کے مہذب ہو۔ یہ چیزیں آدمی کو بڑی پریشان کرنے والی ہیں۔ ان ترقی یافتہ اقوام کو اندر سے ایک ایسا گھُن کھا رہا ہے اور ان کی ہلاکت کے دن نزدیک سے نزدیک تر آ رہے ہیں اور ان کے لئے اس ہلاکت سے بچنے کا صرف ایک راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اسلام کی تعلیم کو سمجھیں اور اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں۔

یہ امر کہ وہ

اسلام کی تعلیم کو سمجھیں

اس کے لئے ضروری ہے کہ کوئی ان کو سمجھانے والا ہو۔ اس زمانے کی ضروریات اور خرابیاں اور بہت سی باتیں مَیں اُن کو بتاتا تھا اور اسلام کی تعلیم بھی بتاتا تھا۔ یہ سب کچھ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سیکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ساری دنیا میں اعلان کیا ہے کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ مَیں اپنے گھر سے کچھ نہیں لایا میں نے جو کچھ پایا ہے وہ قرآن کریم سے ہی حاصل کیا ہے۔

ساری خیر قرآن کریم میں ہے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں قرآن عظیم کی عظیم تعلیم آپ نے پائی، ایسی تعلیم کہ جس میں بے حد حُسن پایا جاتا ہے۔ حُسن کس کو کہتے ہو تم؟ سارے بچے بھی سمجھ لیں۔ حُسن اس چیز کو کہتے ہیں کہ جس وقت وہ سامنے آئے تو اس میں قوتِ جذب پائی جائے اور وہ انسان کو اپنی خوبصورتی کے نتیجے میں اپنی طرف کھینچتی ہو۔ سارے حواس کے لئے ایک حُسن ہے۔ نظر کا بھی حُسن ہے مثلاً جب گلاب کے پھُول کی پتّیاں پوری طرح کھُلی ہوئی ہوں اور مرجھانے کی طرف مائل نہ ہوں اور اس کا رنگ بہت اچھا ہو تو نظر اس کو دیکھتی ہے اور اس سے بڑی لذت اُٹھاتی ہے" آنکھ اس کو حسین دیکھتی ہے اور اس کی طرف کھنچتی ہے۔ لوگ گلاب کا پھُول توڑ کر اپنے بٹن ہول میں لگا لیتے ہیں۔ پھر کان کا حُسن ہے۔ کوئی بڑی اچھی تلاوت کر رہا ہو تو بہت لطف آتا ہے۔ کئی دفعہ ہماری مسجد میں اذان ہوتی ہے تو دوست میرے پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ یہ کیسی بدصورت آواز والا آدمی آپ نے یہاں مؤذّن مقرر کر دیا ہے جو اذان ٹھیک نہیں دیتا۔ مؤذّن اچھا ہونا چاہیئے۔ پس کان کا بھی ایک حُسن ہے۔ اسی طرح سارے ظاہری اور باطنی حواس کے لئے

خدا تعالیٰ نے ایک حُسن پیدا کیا ہے

اور سارے ظاہری اور باطنی حواس کے لئے جو حُسن حقیقی ہے وہ قرآن کریم اور اسلامی تعلیم کے اندر پایا جاتا ہے۔ اسی واسطے جب ہم اسلام کی صحیح تعلیم اور حسین تعلیم اور حقیقی تعلیم ان ممالک کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں تو باوجود اس کے کہ وہ مفلوج زندگی گزار رہے ہیں آدھے ٹھیک ہیں اور آدھے غلط ہیں، اُن کا آدھا جسم ٹھیک ہے اور آدھے جسم پر فالج ہے وہ آگے سے یہ سوال کر دیتے ہیں جیسا کہ

ایک پریس کانفرنس میں

ایک سمجھدار اور سلجھی ہوئی طبیعت کا صحافی مجھے کہنے لگا کہ اتنی حسین تعلیم ہے آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے اسے ہمارے عوام تک پہنچانے کا کیا انتظام کیا ہے؟ اس کو میں نے سمجھایا کہ چھوٹی سی جماعت ہے اتنے پیسے نہیں ہیں لیکن اُس کے اس فقرے نے مجھے اتنا جھنجھوڑا کہ میں نے یورپ کے ہر مُلک کے مبلّغ کو کہا کہ پتہ کرو کہ اگر اسلام کی تعلیم کے بارہ میں اور اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں ایک خط اُن تک پہنچایا جائے تو کیا خرچ آئے گا۔ سوئٹزرلینڈ ایک چھوٹا سا ملک ہے مگر وہاں ہر چیز بڑی منظم ہے۔ وہاں کے ڈاکخانے نے کہا کہ صرف ایک خط پہنچانے پر

۱۴ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا

اور ایک خط ڈالنا تو کافی نہیں اور ڈالنے چاہئیں، پھر اور پھر اور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے پاس ابھی پیسے نہیں۔ چنانچہ مَیں نے اس کو کہا کہ ایک دن آئے گا جب ہم کچھ کریں گے۔ لیکن اس نے اس دن مجھے اتنا ہلا دیا تھا کہ مَیں مجبور ہو گیا سوچنے پر اور معلومات حاصل کرنے پر اور دعائیں کرنے پر کہ اللہ تعالیٰ اس کے سامان پیدا کرے۔ چنانچہ مَیں نے پوچھا اور اس کے مطابق کچھ کام کئے۔ لیکن بہرحال ابھی ہماری طاقت نہیں ہے۔ ہم نے دُنیا کو غلط بات تو نہیں کہی۔ یہ حقیقت ہے کہ ابھی ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ اِس دفعہ ایک صحافیہ ملی۔ پریس کانفرنس میں آٹھ دس مرد وہاں بیٹھے ہوئے تھے جب وہ کمرے سے باہر نکلی تو اس نے آنسوؤں سے رونا شروع کر دیا اور ہمارے آدمیوں میں سے ایک کو کہنے لگی کہ اسلام کی تعلیم ایسی اچھی ہے مجھے یہ بتاؤ کہ تم اتنی دیر کے بعد ہمارے ملک میں کیوں آئے ہو۔ تمہیں پہلے آنا چاہیئے تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ہم گندگی میں دھنستے چلے جا رہے ہیں تم نے ہماری پرواہ ہی نہیں کی کہ ہم کس گندگی کے اندر پھنسے ہوئے ہیں تم لوگوں نے ہم سے بے اعتنائی کی حالانکہ اتنی اچھی تعلیم تمہارے پاس ہے۔

مَیں اپنے متعلق ہی بات کروں گا ہمیں دوسروں سے کیا۔

ہمارا یہ ایمان ہے

کہ یہ حسین تعلیم ہم ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر قرآنی (جو آپ نے تفصیلی اور اصولی طور پر بیان کی) کے بغیر بتا ہی نہیں سکتے۔ اِس واسطے ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ اگر پڑھنا جانتا ہے تو اسے پڑھے اور اگر نہیں جانتا تو سُنے۔ بعض دفعہ حضورؑ ایک فقرہ لکھتے ہیں اور آپ ساری عمر بھی گزار دیں تو اس فقرے کا مضمون ختم نہیں ہوگا۔ ایک دفعہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب کا ایک فقرہ اُٹھایا اور پانچ سات خطباتِ جُمعہ اُس ایک فقرے پر دے دیئے۔ اتنا مضمون اس کے اندر بھرا ہوا تھا۔ ایک اور فقرہ ہے اگر آپ سارے جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ساری عمر اس پر تحقیق کرتے رہیں تب بھی اس کے معنے ختم نہیں ہوں گے۔ مگر مَیں آج بتاؤں گا نہیں۔

جب ہم ان کے سامنے یہ تعلیم پیش کرتے ہیں تو وہ آرام سے کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں عملی نمونہ دکھاؤ۔ اس لئے ہم پر یہ فرض ہے کہ ہم ان کو اپنا عملی نمونہ دکھائیں۔ عملی نمونے کے لئے مَیں مختصراً دو تین باتیں کہوں گا۔

ایک تو یہ ہے کہ

اسلام امن کا مذہب ہے

امن کے، انصاف کے، حقوق کی ادائیگی کے، پیار کے، بے لوث خدمت کے، خیر خواہی کے اور کسی کو دُکھ نہ پہنچانے کے لحاظ سے یہ سلامتی کا مذہب ہے، خدا تعالیٰ نے اسلام کہا ہے۔ مَیں نے بار بار آپ سے کہا اور بیعت میں بھی یہ فقرہ زاید کر دیا کہ میں کسی کو دُکھ نہیں پہنچاؤں گا۔ پس یہ اسلام ہے اور اس کے مقابلے میں "فساد" ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یونہی رنجش پیدا کرنا، اِدھر کی اُدھر لگانا، چغلیاں کرنا، غیبت کرنا وغیرہ۔ جن چیزوں سے اسلام نے روکا ہے بعض لوگ اُن کے مرتکب ہوتے ہیں اور اس طرح فساد پیدا کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے بڑی وضاحت سے کہا ہے کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ملک میں فساد پیدا کرنے کے لئے دَوڑتے پھرتے ہیں کیا ان کو پتہ نہیں؟ کہ

خدا تعالیٰ فساد سے پیار نہیں کرتا

بلکہ انسان فساد پیدا کر کے خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی نوّے سالہ زندگی یہ ہے، اپنے اور دوسرے اچھی طرح سُن لیں کہ جماعت احمدیہ نے کبھی بھی بحیثیت جماعت نہ کسی سٹرائیک میں حصہ لیا ہے اور نہ فساد میں۔ ۱۹۷۴ء میں جماعت نے بڑی اجتماعی قربانی کی لیکن مَیں انفرادی مثال دے دیتا ہوں۔ ۱۹۷۴ء کے فسادات میں بھٹو صاحب کی حکومت میں بعض ایسے لوگ بھی مار دیئے گئے جن کے پاس بندوق پڑی ہوئی تھی لیکن انہوں نے بندوق نہیں چلائی اور خود مر گئے۔ جو شخص اپنی حفاظت پر قادر نہیں ہے اور دلیری سے مر جاتا ہے وہ بھی بڑا دلیر ہے لیکن جو شخص صرف اسلام کی خاطر بدی کا مقابلہ بدی سے نہیں کرتا اور فساد پیدا نہیں کرنا چاہتا اور جان دے دیتا ہے اس کی تو شان ہی کچھ اور ہے۔ نوّے سالہ زندگی میں دو ایک انفرادی مثالیں ایسی ہیں کہ جو غلط فہمی سے یا جہالت سے یا نوجوانی کی حماقت سے سٹرائیک میں شامل ہو گئے مگر جماعت نے اسے برداشت نہیں کیا۔ اس واسطے ہماری تختی تو بالکل پاک ہے۔

کوئی ثابت نہیں کر سکتا

کہ جماعت نے کبھی فساد کیا ہو اور ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ ہم ہر موقع پر فساد سے بچے ہیں۔ بلکہ ہم نے اِس حد تک قربانی کی کہ ۱۹۵۳ء میں باہر سے آئے ہوئے بچوں نے کالج پر پتھراؤ کیا۔ اُس وقت کالج لاہور میں تھا۔ ہم حیران ہوئے کہ اندر سے بھی پتھراؤ ہوا۔ ہم نے کہا یہ کیا بات ہو گئی ہمارا احمدی بچہ تو پتھر کے مقابل پر پتھر نہیں چلاتا۔ چنانچہ پتہ یہ لگا کہ غیر احمدی بچے جو کالج میں پڑھتے تھے اور ہوسٹل میں بھی رہتے تھے ان کے ساتھ اتنا حُسنِ سلوک تھا کہ جب ان کو غصہ آیا تو وہ ضبط نہیں کر سکے اور انہوں نے پتھراؤ کے مقابلہ میں پتھراؤ کر دیا۔ لوگوں کو اس کا پتہ لگ گیا اور منیر انکوائری میں ایک صاحب کی طرف سے جو بہت بڑے افسر تھے یہ واقعہ پیش ہو گیا۔ سارا کچھ ہونے کے بعد یہ ایک واقعہ کہ تعلیم الاسلام کالج کے اندر سے بھی تو پتھر کے مقابلے میں پتھر آ گیا تھا۔ جب انہوں نے یہ کہا تو سپرنٹنڈنٹ صاحب دَوڑتے ہوئے میرے پاس آئے کہ آپ کو پتہ ہے واقعہ تو یہ ہوا تھا۔ مَیں نے کہا مجھے پتہ ہے۔ کہنے لگے کہ پھر یہ پیش کر دینا چاہیئے کہ پتھراؤ کرنے والے احمدی نہیں تھے۔ مَیں نے کہا کہ نہیں۔ مَیں یہ پیش نہیں کروں گا۔ اِس واسطے کہ جنہوں نے ہمارے پیار میں پتھر کا جواب پتھر سے دیا تھا ہم ان پر بھی حرف نہیں آنے دیں گے اور خود وہ الزام سہہ لیں گے۔ پس

نوّے سالہ زندگی میں

جماعت احمدیہ نے نہ کبھی سٹرائیک کی نہ فساد کیا نہ کوئی احتجاجی کالا بِلّا یا کالا بیج لگایا اور نہ کوئی احتجاج کیا۔ ہمارا احتجاج تو ایک ہی دَر پر ہے اور وہ ہمارے خدا کا دَر ہے۔

دوسری چیز جو مَیں مختصراً کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اسلام نے سچ بولنے پر اور جھوٹ سے اجتناب کرنے پر بڑا زور دیا ہے۔ جھوٹ بعض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفعہ تمام بُرائیوں کی جڑ بن جاتا ہے۔ ایک گناہ کیا اور غلطی کی اور پھر اس کو چھپانے کے لئے ایک جھوٹ اور پھر اس جھوٹ کو چھپانے کے لئے ایک اَور جھوٹ اور اس طرح ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اِس واسطے مسلمان کی زندگی میں جو شان ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ غلطی کرتا ہے تو استغفار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے جھوٹ نہیں بولتا۔ استغفار اور توبہ جھوٹ کے مقابلے میں ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ میں نے یہ کام نہیں کیا بلکہ خود خدا کو کہتا ہے کہ اے خدا میں غلطی کر بیٹھا ہوں تو مجھے معاف کر دے۔ وہ اپنی غلطی کا اقرار کرتا ہے اسے چھپانے کی کوشش نہیں کرتا اور اُس ہستی کے سامنے اقرار کرتا ہے جسے سب قدرت ہے اور اگر وہ سزا دینا چاہے تو اس پر قادر ہے۔ وہ علام الغیوب ہے اُس سے کچھ چھپایا نہیں جا سکتا لیکن خود اس کے سامنے جا کر یہ مان لینا کہ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ میں اعتراف گناہ کرتا ہوں فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ پس تو میرے گناہ بخش دے۔

یہ ایک مسلمان کی شان ہے

وہ کسی صورت میں کسی کے سامنے بھی جھوٹ نہیں بولتا۔ اِس دنیا کی کیا حقیقت اور اس کی عزتیں کیا چیز۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے ایک بڑے فحش گناہ کا ارتکاب کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا۔ کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے یہ غلطی ہوئی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ مرنے کے بعد خدا تعالیٰ مجھے جہنم میں پھینک دے اور میں دوسری زندگی میں سزا لوں آپ مجھے سزا دے دیں۔ آپؐ نے اس کو ٹالا، اِدھر منہ کر لیا اُدھر منہ کر لیا مگر جب اُس نے اصرار کیا تو آپ نے اُسے سزا دی اور اُس کے نتیجہ میں اُس شخص کی جان نکل گئی۔ کسی نے اُس شخص کے لئے طعنہ اور تحقیر کا لفظ استعمال کیا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے سخت غصہ میں آئے کہ تم کیسی باتیں کرتے ہو، وہ شخص تو ایک پاک حیثیت میں اپنے خدا سے جا ملا کیونکہ اس نے گناہ کی سزا پا لی اور تمہیں تو پتہ نہیں کہ تم کس حالت میں خدا کے پاس جاؤ گے۔ پس تمہاری حالت کسی کو دھتکارنے کی نہیں ہے بلکہ استغفار کرنے کی ہے۔ استغفار کرو اور گناہوں کی معافی مانگو اور ہنسی نہ کرو۔ غرض سچ دین کی بنیاد بنتا ہے۔ جو شخص جھوٹ بولے گا وہ تو دین کے لحاظ سے ختم ہو گیا اور دنیا کے لحاظ سے بھی وہ ختم ہو جاتا ہے۔

اِس کے ساتھ تیسری چیز ہے امانت سے کام لینا اور خیانت نہ کرنا۔

امانت کے معنی

لغت عربی میں یہ ہیں کہ وہ فرائض اور حقوق جو اللہ تعالیٰ نے قائم کئے ہیں اُن کو ادا کرنا۔ ایک تو عام امانت ہے کہ فلاں شخص بڑا امین ہے بڑا امانتدار ہے کوئی چیز اُس کے پاس رکھوائیں تو اُسے سنبھال کر رکھتا ہے اور واپس کرتا ہے۔ یہ بھی امانت کے معنی میں شامل ہے لیکن لغت عربی میں امانت کے ایک معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو فرائض قائم کئے ہیں اور جو حقوق انسان کو دیئے ہیں اُن کی ادائیگی کرنا۔ اِس وقت دنیا میں بہت کم عقلیں ہیں جو انسان سے پیار کر کے اس کے حقوق اُسے دینے کے لئے تیار ہوں اور

یہ ہمارا فرض ہے

ماڈرن سویلائزیشن کی ایک اَور کمزوری یہ ہے اور میں بعض دفعہ مذاق بھی کیا کرتا ہوں کہ تمہارا مزدور اپنے حقوق کے حصول کے لئے سٹرائیک کرتا ہے لیکن اُسے یہ علم نہیں کہ اُس کے حقوق کیا ہیں۔ وہ اندھیرے میں کام کر رہا ہے۔ اُس کو یہ سمجھ نہیں کہ میرا حق کیا ہے اور کہتا ہے کہ میں اپنا حق لینا چاہتا ہوں اور اس کے لئے میں سٹرائیک کر رہا ہوں۔ پھر میں اُن کو سمجھاتا ہوں کہ اسلام نے یہ حقوق قائم کئے ہیں۔ اسلام بڑا عظیم مذہب ہے۔ دو تین سال پہلے ایک جگہ میں نے کہا کہ میں تمہیں پہلے کہہ دیتا ہوں کہ جو اسلامی تعلیم میں بیان کروں گا تمہیں یہ جرأت ہی نہیں ہوگی کہ تم کہو کہ یہ غلط ہے اور ہم اسے تسلیم نہیں کرتے بلکہ تمہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ ٹھیک ہے۔ اور کسی کو جرأت نہیں ہوئی یہ کہنے کی کہ نہیں یہ تعلیم ٹھیک نہیں۔ سب نے کہا کہ ٹھیک ہے اور بڑی اچھی تعلیم ہے۔ غرض امانت سے کام لینا اور

امانت میں خیانت نہ کرنے کا مطلب

یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان انسان کے درمیان جو ہزارہا قسم کے حقوق قائم کئے ان کی ادائیگی کرنا مثلاً باپ کے حقوق بیٹے پر، بیٹے کے حقوق باپ پر، خاوند کے بیوی پر، بیوی کے خاوند پر، ہمسائے کے حقوق ہمسائے پر، قوموں کے قوموں پر۔ پھر بچوں کے حقوق ہیں علمی لحاظ سے اور کھانے پینے کے لحاظ سے وغیرہ وغیرہ۔ ہزارہا قسم کے حقوق ہیں اور قرآن کریم نے ان کی تفصیل بتائی ہے۔ اور قرآن کریم نے ہمارے سامنے یہ تعلیم رکھ کر کہا کہ لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ (الانفال آیت: ۲۸) خدا تعالیٰ سے اور اس کے رسولؐ سے جو عہد کیا ہے اس میں خیانت سے کام نہ لینا۔ اور خدا تعالیٰ سے جو عہد کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ تم امانتدار بنو گے اور خدا تعالیٰ نے جو حقوق قائم کئے ہیں ان کو قائم کرو گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص خواہ تمہارا کتنا ہی دشمن کیوں نہ ہو تم نے اس کے ساتھ بے انصافی نہیں کرنی۔ بے انصافی کرنی ہی نہیں چاہے کچھ ہو جائے۔ یہ اس لئے نہیں کہ

تمہارا دل بڑا وسیع ہے

اور تمہارا سینہ بڑا فراخ ہے بلکہ اس لئے کہ تمہارا رب تمہیں کہتا ہے کہ ایسا کرو۔ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ط اِعْدِلُوْا قف ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ز (المائدہ آیت ۹) کسی کو تم سے دشمنی ہو تو ہوتی رہے تم نے کسی سے دشمنی نہیں کرنی۔ اور صرف دشمنی نہ کرنے کا سوال نہیں بلکہ اس کے حقوق اس کو دلواتے ہیں۔ اور

ہماری نوّے سالہ زندگی میں

کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ کا معاند ترین دشمن ضرورت کے وقت جماعت کے اکابر کے پاس مدد کے لئے آیا ہو اور انہوں نے مدد کرنے سے انکار کیا ہو۔ لمبی چوڑی تفصیل ہے جس میں میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔ جس کا حق ہے وہ اُسے ملنا چاہیئے قطع نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے کہ میرے ساتھ اس کے ذاتی کیا تعلقات ہیں، قطع نظر اس کے کہ جماعت کے متعلق اس کی کیا رائے ہے، قطع نظر ہر چیز کے خدا نے اس کا جو حق قائم کیا ہے اس حق کو میں اور تم غصب نہیں کر سکتے۔ یہ ہے اسلامی تعلیم۔

پس اخلاقی لحاظ سے

اپنا ایک مقام پیدا کرو

اگر دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے تو محض مُنہ کی باتوں سے ایسا نہیں کر سکتے وہ نمونہ مانگتے ہیں۔ تم کہو کہ ہم اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انسانی کمزوریاں ہمارے ساتھ ہیں ہم غلطی بھی کر جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے معافیاں بھی مانگتے ہیں، سب کچھ ہے لیکن ہم اپنی سی کوشش کرتے ہیں کہ ہم عمل کریں اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کریں۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرلیں اور خدا کے ہو رہیں تو خدا تعالیٰ نے الہاماً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور آپ کے ذریعے ہمیں بھی بتایا ہے کہ

"جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دل کی یہ کیفیت بیان کی ہے کہ جس کو خدا مل جائے اس کو کسی اور چیز کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے فارسی کے ایک شعر میں کہا ہے کہ اے خدا جس کا تُو ہو جائے اس نے دنیا کو لیکر کیا کرنا ہے۔ تُو مل گیا تو سب کچھ مل گیا۔

خلاصہ یہ

کہ احمدی فساد نہیں کرتا، فساد کے حالات میں ملوث نہیں ہوتا، لوگوں کی خیر خواہی کرتا ہے، اُن کے حقوق اُن کو ادا کرتا ہے، سچ بولتا ہے، اسلامی اخلاق کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے کوشش کرتا رہتا ہے اور خدا کے پیار کو حاصل کرنے کی انتہائی کوشش کرتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک نہایت ہی میٹھی اور مفید اور پیاری چیز بنی نوع انسان کے سامنے پیش کی ہے ہم ہو اس مطبخ کے داروغہ اس وقت۔ پھیلاؤ یہ خوان اور اسے دنیا کے سامنے پیش کرو تاکہ دنیا ہلاکت سے بچ جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی اس کی توفیق عطا کرے۔

"میری والدہ"

عزت مآب حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالت انصاف نے اپنی والدہ مرحومہ رض کی ایمان افروز داستان مرتب کی ہے۔

جسے پڑھ کر رُوحِ ایمانی میں تازگی اور حقیقی زندگی کی بلندی کا پتہ چلتا ہے۔ کتاب کیا ہے حقوق اللہ، حقوق العباد و حقوقِ اولاد اور حقوق خاوند کا ایک مجموعہ ہے۔

دوسری کتابوں، مکمل نماز مترجم، مکمل دعائیں مترجم، کلام محمود رض اور لمعاتِ نور کے سیٹ کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔

المشتہر مینجر مکتبہ عرفان ۔ گولبازار ربوہ

طاقت اور قدرت کا سرچشمہ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے انسانوں کیلئے کُل کائنات کو مسخر کر دیا اور اپنے بندوں کو ایسے ایسے علوم سے بہرہ ور کیا جسکی افادیت کو دیکھ کر عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ آپ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ یونانی طب ہزارہا سال سے مخلوقِ خدا کی کامیاب خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ یونانی علاج قدرتی جڑی بوٹیوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے اسلئے عین قدرتی اور ہمارے مزاج کے مطابق ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارے دواخانہ دارالامان ربوہ میں کہنہ امراض کا علاج حضور استاذی المحکمت شاہی طبیب حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاص مجربات کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ آپ اپنی بیماری کی تفصیل تحریر فرما کر ان صدری مجربات سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

فہرست مفت طلب کریں۔ (نوٹ:۔ جواب کیلئے ۲۰ پیسے کا ٹکٹ ارسال فرمادیں)

۱۔ نوجام خاص قیمت مکمل کورس	۶۰/-	روپے	۵۔ سرمہ سفید نورانی فی شیشی ۲ ماشہ ۲/- ۶ ماشہ	۵/-	
۲۔ یاسمین فی شیشی ۴ اونس	۱۰/-	"	۶۔ جافخ اعظم مکمل کورس	۳۰/-	روپے
۳۔ حبوب دمہ مکمل کورس	۳۰/-	"	۷۔ جانگلے بلز سینکڑہ	۲۰/-	"
۴۔ حب بواسیر خونی وبادی مکمل کورس	۳۰/-	"	۸۔ بے بیز ٹانک سیرپ فی شیشی	۵/-	"

المعالج فاضل الطب حکیم حسن احمد فاروقی رجسٹرڈ طبیب درجہ اول

دواخانہ دارالامان۔ اقصیٰ روڈ ربوہ

اعلیٰ اور خالص

صاف ستھرے مرکبات مفردات مربے، اچار، مصالحہ جات کے لئے

فضل عمر دواخانہ قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴ ۵۲۵

آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رض کے مشہور شاگرد حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے دواخانہ کا نام اب

مشہور دواخانہ

ہو چکا ہے۔ خط و کتابت کے لئے اب اتنا پتہ کافی ہے

حکیم عبدالحمید

مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹ن

گوجرانوالہ فون نمبر ۴۴۸۴ ۷ ۔ ربوہ فون نمبر ۶۳۸

ضرورت ہے

ہر بڑے شہر میں ایک کاروباری نمائندہ SALES REPRESENTATIVE کی ضرورت ہے۔

- فل ٹائم تنخواہ اور کمیشن پر
- پارٹ ٹائم صرف کمیشن پر

تعلیم کم از کم میٹرک۔ اپنے صدر یا امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ ۳۰ نومبر سے پہلے درخواستیں بھیجیں

مینجر کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ ربوہ

فون ۶۰۶/۶۰۷

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

دوائی فضل الٰہی

مکمل کورس ـــــ ۳۵/-

مینجر دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

صحت اور تندرستی کی بقاء کے لیئے ناصر دواخانہ ربوہ کی مفید و مجرب دوائیں استعمال کریں!